

ٹکڑے معنی خیز ہیں، مثلاً :

۱۔ "میں اور" اس سے سمجھ میں آتا ہے کہ میکش بہت پیئے والا ہے۔ ساقی اور رندوں کا پورا گروہ اس کے رندانہ فضائل سے واقف ہے۔ شراب نہ ملنے سے اسے اتنی تکلیف ہوئی، جتنی کسی دوسرے رند کو نہیں ہو سکتی تھی۔ پھر اسے رندوں میں اپنی بے آبروئی کا بھی دکھ تھا۔

۲۔ "بزمِ مے" اس ٹکڑے سے واضح ہوتا ہے کہ اگر تنہائی میں ساقی نے یہی برتاؤ کیا ہوتا تو ناگوار ضرور گزرتا۔ مگر نہ اتنا، جتنا رندوں کی بھری محفل میں۔ وہ کہتا ہے۔ میں نے تو شراب اس لیے نہ مانگی کہ توبہ کر چکا تھا، لیکن ساقی نے ضیافت کیوں نہ کی؟ اس نے کیوں نہ خیال کیا کہ رندوں کی توبہ ہی کیا ہوتی ہے؟ اور اگر پیئے کا ذوق نہ ہوتا تو رندوں کے جھگڑے میں آتا ہی کیوں؟ اس کا مقصد یہ تھا کہ توبہ کی لاج بھی رہ جائے اور شراب بھی پی لے، مگر ساقی نے جھوٹوں بھی نہ پوچھا۔

۳۔ "یوں" سے سننے والے کی نظر میں رندِ ناکام کی تصویر پھر جاتی ہے۔ اسے اپنی ناکامی پر حد درجہ ملال ہی نہیں، غصہ بھی ہے اور خمار کی تکلیف الگ جان لیے لیتی ہے۔ انگریزی پر انگریزی آ رہی ہے۔

۴۔ "تشنہ کام" سے حلق و زبان کے کانٹوں کا تصور ہونے لگتا ہے، جوشِ دلت تشنگی کا ترجمان ہے۔

۵۔ "آؤں" سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پُر امید دل لے کر بزمِ مے میں گیا، مگر تشنہ اور مایوس لوٹا۔

۶۔ "ساقی کو کیا ہوا تھا" اس کے بہت سے مفہوم ہو سکتے ہیں، صرف لہجہ بدلنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً

۱۔ کیا اس نے بھی توبہ کر لی تھی؟ (ب) کیا وہ ہوش میں نہ تھا؟ (ج) کیا حریفوں نے دراندازی کی؟ (د) اس کے لیے میکش کا احترام واجب تھا۔ (۴) نے سردردی اور سنگ دلی سے کام لیا۔ (۵) رندوں کی حالت کا اندازہ کرنے